غایت کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ

محاطہ دائرہ سے خارج نہ ہو

الحمدللہ

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین سب سے ... اگرچہ وہ اصلا

خبیثہ امکانِ کذب و وقوعِ دروغ خدا کا بے مثال ردّ و ابطال اُن کے شبہات واہیہ

باطلہ واوہام عاطلہ کا دفع و ازہاق بروجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقباحتوں کو اظہار

خباثتوں نجاستوں کو واضح و آشکار کرنیوالے چھ رسالے

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

سُبحٰن السُّبُّوح
عن
عیب کذبٍ مقبوح

۱۳۰۷

مزق تلبیس ادعائے تقدیس والنیبۃ الجباریہ علی جہالۃ الاخباریہ دپیکانِ جانگداز

برکذبان بے نیاز و دامانِ باغ سبحٰن السبوح و القمع المبین لآمال المکذبین

از افادات و افاضات

حضور پر نور اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز و تالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ

دارالاشاعت جامعہ گنج بخش دربار داتا صاحب لاہور

قیمت ڈھائی روپے

کا [illegible] ہے سبحٰن اللہ جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کی طرف مستند کہ اُس نے فرمادیا ہم جسے چاہیں گے بخشدیں گے، تو دلیل امکانِ کذب کو اصلا راہ نہیں دیتی، مگر مدلول میں زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائے گا، اس جہالت کی کوئی حد ہے آپ کے نزدیک یہ علما اپنے دعوے و دلیل کی بھی سمجھ نہ رکھتے تھے کہ خلف تو اس معنے پر جائز مانیں جسے امکان کذب لازم اور دلیل وہ پیش کریں جو اس معنے کی بالکل قاطع وحاسم، خدارا اپنی جہالتیں سفاہتیں علما کے سر کیوں باندھتے ہو ع اُس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ ، للہ انصاف اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہ جرم کریگا یہ سزا پائے گا، اور ساتھ ہی اُسی فرمان میں یہ بھی ارشاد فرمائے کہ ہم جسے چاہیں گے معاف فرما دیں گے، تو کیا اگر وہ بعض مجرموں سے درگزر کرے، تو اپنے پہلے حکم میں جھوٹا پڑے گا اُس آئین کی قدر لوگوں کے دلوں سے گھٹ جائے گی، جیساکہ وہ احمق[1] دعوے کرتا ہے۔ یا اگر کوئی شخص بدلیل اُس دوسرے ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہت نے جو سزا مقرر فرمائی ہے کچھ ضرور نہیں کہ ہو ہی کر رہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے، تو اُس کے قول کا حاصل یہ ہوگا کہ وہ بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہے۔ ذرا آدمی سمجھ سوچ کر تو بات مُونھ سے نکالے، سبحان اللہ جس رد المحتار سے سند لائے اُسی [illegible] وہیں اُسی بیان میں اُسی صفحہ میں وہ صاف وروشن تصریحیں موجود، جن سے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھُلتی ہے۔ حضرت ایک ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائیں اور باقی بالکل ہضم، گویا دیکھا ہی نہیں، اسی کا نام دین و دیانت ہے، اسی پر دعوے رشد وہدایت ہے، مگر حضرات وہابیہ عادت سے مجبور ہیں، نقل عبارت میں قطع برید ان صاحبوں کا داب قدیم رہا ہے یہانتک کہ اُن[2] [illegible] متکلمین نے رسالے کے رسالے جی سے گڑھ کر علمائے سابقین کی طرف نسبت کر دیئے۔ انتہا یہ کہ عالم واہام دل سے تراشے کہ باوجود تکرر مطالبہ تمام عالم میں اُن کے وجود کا پتا نہ

---

[1] یشیر الی ماھو عن تفویت الایمان ۱۲ س رحمہ اللہ [2] بھلا یہ تو اُن کے اگلوں کے کوتک تھے یہ پچھلی سنگت اُن پر بھی فوق لے گئی۔ اب حال میں دیوبندی مُلّوں نے ایک کتاب لعنت نصاب نجس خراب خلف رشید مسیلمہ کذاب مسماۃ سیف النقی چھاپی جس میں کمال بے حیائی کا پارا پہلے نمبر سے بھی اونچا گزرا یعنے کتابیں کی کتابیں اعلیحضرت مجدد دین وملت رضی اللہ عنہ کے اقدس حضرت والد ماجد وجد امجد پیر ومرشد وخود حضور پر نور سیدنا (باقی ص ۷۵ پر)

دے سکے، فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ تعالٰی نے رسالہ سیف المصطفٰی علی ادیان الافترا اسی باب میں لکھا اور اس میں ان حضرات کے عمائد و اکابر کی ڈیڑھ سے زیادہ ایسی ہی عیاریوں بددیانتیوں کا ثبوت دیا، واقعی حضرات نجدیہ نے ایک حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا لم تستحی فاصنع ماشئت ع بے حیا باش و آنچہ خواہی کن ۔ حجت سادسہ۔ اقول امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قال ابو عمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ماتقول فی اصحاب الکبائر قال اقول ان اللہ منجز ایعادہ کما

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴) غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنہم کے اسمائے طیبہ سے گڑھ لیں کہ آپ تو یوں کہتے ہیں اور آپ کے والد ماجد وجد امجد و پیر و مرشد غوث اعظم اپنی فلاں فلاں کتاب مطبوعات فلاں فلاں مطابع کے فلاں فلاں صفحات پر یہ یہ عبارات تحریر فرماتے ہیں حالانکہ جہان میں نہ اُن کتابوں کا پتا، نہ اُن مطابع میں طبع کا نشان نہ ان صفحات کا وجود نہ اُن عبارات کا نام اول سے آخر تک محض ملعون گڑھت ابلیسی بناوٹ اور بے دھڑک چھاپ دی اور دیو بند کے مدرسہ سے شائع ہوتی رہی دیوبندی فاضلوں نے اس پر افتخار کئے اس سے استناد کئے اُس پر اعتماد کئے اور جھوٹا نام لینے کے نیچے ڈھ سے مسلمانی نہیں چھوڑتے، لطیفہ تریہ کہ اُسی ابلیسی کتاب لعنت مآب میں اعلیحضرت کے والد ماجد قدس سرہ کے نام سے ایک فتوے گڑھا اور اُس میں حضرت قدس سرہ کی مہر وہ تراشی جو ہرگز مہر شریف نہ تھی [illegible] اس میں سنہ ۱۳۰۱ لکھا حالانکہ [illegible] کا وصال شریف سنہ ۱۲۹۷ھ میں ہوا یعنی انتقال کے چار سال بعد مہر بنی ہوئی اور حضرت اقدس نے فتوے تحریر فرمایا [illegible] بندۂ انصاف سے کہنا کسی بے حیا سے بے حیا ملعون کھلے کافر نے بھی نصیحت کے مقابل ایسے لچھن دکھائے ہیں ان اجوبہ [illegible] کا حال العذاب البئیس علی اخس حلائل ابلیس و رماح القہار علی کفر الکفار و ابحاث اخیرہ در شحنہ اخیرہ وغیرہا متعدد رسائل میں شائع کر دیا گیا اور اس روز سے ایسی دھوتی دھائی حیادار مورتوں کے موہنہ لگنا چھوڑ دیا جس پر اُنہیں ناچنے کا موقع ملا کہ الٰہا اب تو دیوبندی دو ورقیوں کا کوئی جواب نہیں دیتا، اور یہ نہ دیکھا کہ کسی عاقل کے نزدیک اُن کی بد ہذیانیاں تھوکنے کے قابل بھی نہ رہیں، بلکہ اُن پر پیشاب کرنا پیشاب کو اور ناپاک، خراب کرنا ہے۔ الٰہی ابلیس و اولاد ابلیس سے تیری پناہ، آمین

۱۲ س رحمہ اللہ